سوال

(399) عورت کی امامت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورت، عورتوں کی امامت کرا سکتی ہے؟ خاص طورپر نمازِ تراویح میں قرآن سنانے کےلیے عورتوں کی جماعت کرا سکتی ہے؟ اوراس کا طریقہ کیا ہے؟ یعنی امامت کرانے والی عورت مرد امام کی طرح آگے کھڑی ہوگی یا درمیان صف میں؟ مدلل جواب سے نوازیں انتہائی شکر گزار ہوں گا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

''سنن ابی داوٗد'' میں حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ ورقہ بنت عبدا بن الحارث کو حکم دیا تھا کہ

اَن تَؤُمَّ اَہلَ دَارِہَا' یعنی ''اپنے اہل بیت کی امامت کرائے۔'' سنن اَبِی داوٗد، بَابُ اِمَامَةِ النِّسَائِ، رقم: ۵۹۲، السنن الکبرٰی للبیھقی، بَابُ اِثبَاتِ اِمَامَةِ المَرأَةِ، رقم: ۵۳۵۳

عون المعبود(۱/۲۳۰) میں ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عورتوں کی امامت اوران کی جماعت رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے صحیح ثابت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی امامت فرض اور تراویح میں کرائی تھی۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ''تلخیص الجبیر'' میں فرماتے ہیں: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی امامت کرائی اور ان کے درمیان میں کھڑی ہوئیں۔'' (مصنف عبد الرزاق الصنعانی، بَابُ المَرأَةِ تَؤُمُّ النِّسَاءِ، رقم: ۵۰۸۷) اس روایت کو عبد الرزاق نے بیان کیا ہے۔ ان کے طریق سے ''دارقطنی'' اور ''بیہقی'' میں ابو حازم 'عَن رَائِطَةَ الحَنَفِیَّةِ' اور حضرت عائشہ سے منقول ہے کہ انھوں نے فرض نماز میں عورتوں کی امامت کرائی اور وہ ان کے درمیان تھیں۔ ''ابن ابی شیبہ'' اور حاکم میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی امامت کراتیں، اور صف میں ان کے ساتھ کھڑی ہوتیں اور اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ انھوں نے عورتوں کی امامت کرائی اور درمیان میں کھڑی ہوئیں تھیں۔ المستدرک للحاکم، بَابٌ فِی فَضلِ الصَّلَوَاتِ الخُمُسِ، رقم: ۷۳۱

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اَلدرایة میں ذکر کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رمضان کے مہینے میں عورتوں کی امامت کراتی تھیں اور ان کے درمیان کھڑی ہوتیں۔

علامہ شمس الحق فرماتے ہیں: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ عورت جب عورتوں کی امامت کرائے تو ان کے درمیان کھڑی ہو، آگے کھڑی نہ ہو اور ''سبل السلام'' میں ہے کہ یہ حدیث اس امر کی دلیل ہے کہ عورت کا اپنے گھر والوں کی امامت کرانا درست ہے۔ اگرچہ ان میں آدمی ہو۔ اس لیے کہ اُمّ ورقہ کا مؤذن ایک بوڑھا آدمی تھا جس طرح کہ روایت میں ہے

۔ ظاہر یہ ہے کہ یہ اس کی اور اپنے غلام کی اور لونڈی کی بھی امام تھیں۔ (سنن اَبِی داوٗد، بَابُ اِمَامَۃِ النِّسَائِ، رقم: ۵۹۲، السنن الکبرٰی للبیھقی، بَابُ اِثْبَاتِ اِمَامَۃِ الْمَرْأَۃِ، رقم: ۵۳۵۳) ابو ثور، مزنی اور طبری کے نزدیک عورت کی امامت درست ہے۔ البتہ جمہور اس کے مخالف ہیں۔

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ عورت کو فرض نماز کے علاوہ تراویح اور نوافل میں بھی امامت درمیان میں کھڑے ہو کر کرانی چاہیے۔ (وا   اعلم)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 358

محدث فتویٰ